لیکن سببِ نزول اِن الفاظ کی وجہ بتاتا ہے، حضرت اُبَیؓ بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب سورۂ نساء میں عورتوں کی عدّت بیان کی گئی تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! کچھ عورتیں ایسی ہیں جن کی عدّت قرآن کریم میں بیان نہیں ہوئی، ایک تو چھوٹی بچیاں جنھیں حیض نہیں آیا، دوسرے وہ سن رسیدہ عورتیں جن کا حیض بند ہوگیا، اور تیسرے حاملہ عورتیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، اور اس میں تینوں قسموں کا حکم بیان کردیا گیا ہے[1]

یا مثلاً سورۂ بقرہ میں ارشاد ہے:-

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ،

"پس جب تم افعالِ حج پورے کرچکو تو اللہ کو یاد کرو جیسے اپنے آباء کو یاد کرتے ہو"[2]

اگر سببِ نزول سامنے نہ ہو تو اس آیت کا یہ حصّہ کہ "جیسے اپنے آباء کو یاد کرتے ہو" بے جوڑ معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اس خاص مقام پر اللہ کی یاد کو آباء واجداد کی یاد سے تشبیہ دینے کا کیا مطلب ہے؟ لیکن سببِ نزول سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے، بات یہ ہے کہ یہاں مزدلفہ کے وقوف کا ذکر ہورہا ہے، اور مشرکینِ عرب کا یہ معمول تھا کہ وہ ارکانِ حج سے فارغ ہونے کے بعد یہاں اپنے اپنے آباء واجداد کے مفاخر اور کارنامے بیان کیا کرتے تھے، باری تعالیٰ نے فرمایا کہ اب یہاں باپ دادوں کی شیخیاں بگھارنے کے بجائے اللہ کا ذکر کیا کرو[3]

۴- قرآن کریم میں ایسے مقامات بھی تھوڑے نہیں ہیں جن میں کسی خاص واقعہ کی طرف مختصر اشارہ کیا گیا ہے، اور جب تک واقعہ معلوم نہ ہو اُن آیات کا مطلب سمجھا ہی

---

[1] تفسیر ابن کثیر، ص ۳۸۱ ج ۴، [2] البقرہ: ۲۰۰،

[3] ملاحظہ ہو اسباب النزول للواحدیؒ ص ۳۴،